قُل اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیۡہِ مَن یَّشَآءُ ط وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ

دین کی نصرت کیلئے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن

الفضل

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینجر ہو

ایڈیٹر: غلام نبی ❖ اسسٹنٹ۔ مہر محمد خان

جلد ۷ | مورخہ ۱۹۔ جنوری سنہ ۱۹۲۰ء | دو شنبہ | مطابق ۲۶ ربیع الثانی سنہ ۱۳۳۸ھ | نمبر ۵۳

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح

اُمید ہے احباب یہ خبر سنکر بہت خوش ہونگے کہ ولایت میں احمدیہ مسجد بنانے کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے جسقدر رقم کی تحریک فرمائی تھی وہ جماعت قادیان۔ ضلع گورداسپور۔ ضلع امرتسر اور ضلع لاہور کے احمدیوں نے ہی پوری کر دی ہے۔ اور اب حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے اس خیال سے کہ ساری جماعت اس مبارک تحریک میں حصہ لے سکے۔ اس رقم کو ایک لاکھ تک بڑھا دیا ہے۔ حضور کی طرف سے اسکے متعلق جو اعلان ہوا ہے وہ انشاء اللہ اگلے پرچہ میں درج کیا جائیگا۔

۱۶۔ جنوری خطبہ جمعہ میں حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا کہ آج ایک صاحب کی طرف سے مجھے تار موصول ہوا ہے جنھوں نے لکھا ہے کہ آپ دعا کریں۔ خدا مجھے اپنے مقصد میں کامیاب کرے۔ اسکے شکریہ میں میں ولایت میں احمدیہ مسجد بنانے پر جسقدر خرچ ہوگا بیمارا م

نامہ لنڈن

(نوشتہ مولوی عبد الرحیم صاحب نیر)

۱۸۔ دسمبر ۱۹۱۹ء

دو ہفتوں میں چودہ انگریز نومسلم

شاہزادہ ویلز۔ وزیر اعظم اور ممبران پارلیمنٹ کے نام خطوط

اتوار کی تقریر ۱۴۔ دسمبر ۱۹۱۹ء کو ۶ بجے شام احمدیہ لیکچر ہال میں مولوی فتح محمد سیال ایم۔ اے کی تقریر "اسلامی عبادت" پر ہوئی۔ جلسہ کا پروگرام حسب ذیل تھا

تلاوت قرآن	مولوی فاضل عبد المحی عرب
ترجمہ قرآن	مسٹر نعمہ بیرڈ
حضرت مسیح موعود کے پیغام صلح سے چند سطریں	مسٹر جان ہارڈسن
تقریر	مولوی فتح محمد سیال
سوال و جواب	حاضرین و مبلغین

دستخط ...... مولوی عبد الرحیم نیر

تقریر کا خلاصہ مولوی فتح محمد سیال نے نہایت عالمانہ طرز پر اعلیٰ درجہ کی زبان میں نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ کی تشریح کی۔ اور بتایا کہ کس طرح ان کے ذریعہ سے انسان روحانی ترقی کر سکتا ہے اور کہا کہ محض نجات پر ہی اکتفا کرنا نہیں سکھایا گیا۔ بلکہ "فلاح" کے حصول کا راستہ دکھایا گیا ہے جو عبادت الٰہی کرتا ہے۔ اور ظاہری اشکال اور باطنی تغیر قلبی کو ملاتا ہے۔ وہ بہترین زندگی بسر کرتا ہے۔ سچا مسلم اور مفلح ہے۔ غرض قریباً ایک گھنٹہ تک چودہری صاحب نے نہایت پُر معارف تقریر کی۔ جس سے تمام حاضرین محظوظ ہوئے اور سلسلہ سوالات و جوابات شروع ہونے پر حاضرین کے علم میں مزید اضافہ ہوا۔

دعا تقریر کے بعد جو خاکسار نے دعا کی۔ اسمیں خصوصیت سے حاضرین کو مدنظر رکھ کر ذیل کے الفاظ شامل کرلیے تھے۔ "الٰہی! کہا گیا تھا کہ مسیح کی آمد ثانی پر چاند و سورج

۲ خود ادا کرونگا۔ حضور نے فرمایا میں نے احباب کو مشورہ نہیں کیا۔ کہ جماعت کے دوسرے لوگ ثواب سے محروم نہ رہ جائیں۔

ہیں نشان ہونگے۔ اور کہا گیا تھا کہ شمس قمر کو رمضان شریف میں گرہن لگیگا۔ خدایا! وہ گرہن ۱۸۹۴ء میں لگا اور اس نے احمد مسیح موعود کی صداقت کی شہادت دی۔ الٰہی! یورپ کے میدانہائے جنگ۔ روسی زار کی حالت تباہ اور ہزاروں دوسرے نشانات نے تیرے مسیح کی صداقت پر مُہر کی۔ اے رحیم خدا۔ لوگوں کے قلوب کھولدے تا وہ موعود عالمگیر معلم پر ایمان لاکر اسلامی عبادت سے مستفیض ہوں اور فلاح پائیں۔

مختلف تقریریں

ایسٹ اینڈ ویسٹ سٹڈیو کی سکرٹری صاحبہ مسز بال میمن کی دعوت پر چودہری صاحب اور خاکسار وہاں گئے۔ مقررہ کی علالت طبع کے باعث اصل تقریر نہو سکی۔ اس کی جگہ ایک ہندوستانی نے Indian arts پر بہت مختصر تقریر کی۔ موقعہ سے فائدہ اٹھا کر خاکسار نے کوئی ۲۵ منٹ تک ہندوستانی صنعت کا ذکر کرتے کرتے قادیان کے منارہ کا تذکرہ کیا اور اس طرح منارہ کی بلندی جس مقدس آخر زمان نبی کی بعثت کی طرف متوجہ کرتی ہے۔ اس کا حال سنا دیا۔ الحمد للہ کہ حاضرین بہت محظوظ ہوئے۔ اور ایک سپر چولیسٹ تعلیم یافتہ خاتون نے حضرت مسیح موعود کے مزید حالات سننے کی درخواست کی ہے۔ ایسا ہی حضرت مفتی صاحب نے اپنے تبلیغی دورہ میں عربوں کی ایک جماعت کو عربی میں تبلیغ کی۔

چودہ نومسلم

اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان سے تبلیغ کا کام ترقی پر ہے۔ اور گذشتہ اعلان کے بعد چودہ سعید ارواح نے لوائے مسیح موعود کے نیچے پناہ لی ہے۔ ان کے نام حسب ذیل ہیں:-

مسیحی نام	اسلامی نام
(۱) مسٹر جارج ہیری ٹامسن -	حسن
(۲) مس لینا ببلیر -	آمنہ
(۳) مسز جینی نیگی -	حمیدہ
(۴) مس ایڈیتھ شارٹ -	فاطمہ
(۵) مسٹر ہربرٹ گریس -	اسلم
(۶) مسز الینر ہربرٹ گریس -	سلیمہ
(۷) مسز ایمی اپجٹ -	خدیجہ
(۸) مسز میری جینی لینٹر -	فاطمہ
(۹) مسز یلی سلیک -	آمنہ
(۱۰) مس کیتھلین پیرسن -	مریم
(۱۱) مسز ایڈیتھ بین فور -	عائشہ
(۱۲) مس ہیٹی گیبل -	زینب
(۱۳) مس آئولی ڈبلیو گیبل -	سعیدہ
(۱۴) مس کاگنس ڈیویس -	امینہ

فالحمد للہ علی ذالک۔ ان سب کی فارمہائے بیعت دربار خلافت میں بھجوا دی ہیں۔ احباب انکی استقامت کے لئے دعا فرماویں۔

نومسلم مبلغین

احباب کرام! یہ پڑھ کر خوش ہونگے کہ نومسلم نمبر (۱) برادر جارج ہیری ٹامسن ایک روحانی آدمی ہیں۔ شام و مصر کا سفر کرچکے ہیں دین کے لئے بہت جوش ہے۔ اور اسلام لانے کے بعد رسول پاک کی زیارت کرچکے ہیں۔ اور رؤیا میں حضرت مسیح موعود اور نبی کریم کو لنڈن میں دیکھا ہے۔ مسٹر حسن ٹامسن کو قبول اسلام میں ایک اور امر جو بڑی خوشی کا موجب ہے وہ یہ ہے کہ وہ چودہری صاحب سے ایک مرتبہ پیغام حق سن گئے تھے۔ لیکن اخویم محمد سلمان فیتھ کی آخری تبلیغ سے وہ سلسلہ حقہ میں داخل ہوئے ہیں۔ ایسا ہی مسٹر و مسز گریس نومسلمان نمبر ۵ و ۶ اخویم محمد یونس اونز سکنہ سوتھ سی کے زیر تبلیغ تھے۔ اور چودہری صاحب کی تحریری تحریک پر انہوں نے اسلام کا اعلان کردیا۔ غرض یہ کہ اللہ کے فضل سے ہمارے نومسلم اشاعت دین حقہ میں کوشاں ہیں۔ اور ان کی مساعی بار آور ہونی شروع ہوگئی ہیں۔ الحمد علی ذالک۔

ہز رائل ہائینس شہزادہ ویلز کا خط

عالی جناب شہزادہ والاتبار پرنس آف ویلز کے امریکہ سے واپس آنے پر خاکسار نے احمدیہ جماعت کا ایک قائم مقام ہونے کی حیثیت سے ایک مبارکباد کی چٹھی لکھی۔ اور انہیں حضرت امام کی تعلیم کا ذکر کیا۔ اس خط کے جواب میں حضور پرنس آف ویلز کی طرف سے ذیل کا خط موصول ہوا ہے۔

جناب من! پرنس آف ویلز نے مجھ سے خواہش ظاہر کی ہے کہ میں انکی طرف سے آپکے ان کلمات خیر خواہی کا جس کا آپنے اپنے خط میں اظہار کیا ہے۔ شکریہ ادا کروں۔"

پرائیویٹ سکرٹری

وزیر اعظم کا خط

۶ - دسمبر کو وزیر اعظم برطانیہ مسٹر لائڈ جارج کے زمانہ وزارت کا تیسرا سال پورا ہوا تھا۔ اس پر خاکسار نے ان کو مبارکباد کا خط لکھا۔ اور سلسلہ عالیہ کی تعلیم کا ضمناً ذکر کیا۔ اور ان سے مخلوق خدا کے ساتھ بلا تمیز رنگ و ملت انصاف کرنے کی پالیسی پر مداومت کرنے کی خواہش کا اظہار کیا اسکے جواب میں وزیر اعظم موصوف کی طرف سے ذیل کا خط موصول ہوا:- " ڈیر سر۔ وزیر اعظم نے مجھ سے خواہش ظاہر کی ہے کہ میں آپکے خط کی رسید دوں۔ اور آپ کی مہربانی آمیز مبارکباد کا شکریہ ادا کروں۔ مسٹر لائڈ جارج آپکے کلمات خیر خواہی کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ آپ کا خیر اندیش۔ الیف ساؤ سیونس"

ممبران پارلیمنٹ

لفٹنٹ کرنل آبری ہربرٹ ایم۔ پی مشرقی معاملات میں ہمدردی سے دلچسپی لیتے ہیں۔ اور میں نے مناسب سمجھا۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کے رسالہ متعلق "مستقبل ٹرکی" کے خیالات کو انگریزی کا جامہ پہنا کر ان کو بھیجدوں۔ چنانچہ اللہ سے توفیق پاکر میں نے ایسا کیا۔ اسکے جواب میں صاحب موصوف نے ذیل کا خط لکھا ہے:-

ڈیر سر۔ آپ کے خط کا بہت بہت شکریہ۔ میں نے اس خط کو خوشی کے ساتھ پڑھا ہے۔ اور میں اس کے مضمون سے متفق ہوں۔ ہم میں سے بہت سے جو مشرق کو جانتے ہیں۔ وہ اس مستقبل کی امید کرتے ہیں۔ جو آپنے اپنے خط میں تجویز کیا ہے اتنی بڑی جنگ کے بعد غلطیوں کا ہونا اٹل تھا۔ لیکن میری بڑی امید یہ ہے۔ کہ ان غلطیوں کی اصلاح ہو جائے۔ آپکا مخلص

اے ہربرٹ"

لیڈی اسٹر ممبر پارلیمنٹ کا خط

برطانوی پارلیمنٹ کی پہلی زنانہ ممبر لیڈی اسٹر کے انتخاب پر میں نے ان کو ایک مبارکباد کی چٹھی لکھی اور انہیں بتایا کہ قرآن پاک نے کسطرح عورتوں کے حقوق کی حفاظت کی ہے اور کس طرح عورتوں کو سوسائیٹی میں اعلیٰ درجہ دیا ہے۔ یہ بھی لکھا ہے کہ قرآن کی ایک سورت عورتوں کے نام پر ہے۔ اور امید ظاہر کی کہ لیڈی موصوفہ انصاف و عدل کے پہلو کو مد نظر رکھینگی۔ اسکے جواب میں لیڈی ہیلم کی طرف سے ذیل کا خط موصول ہوا:- "میرے انتخاب پر آپنے جو خط لکھا ہے اس کا میں بہت بہت شکریہ ادا کرتی ہوں۔ میں محسوس کرتی ہوں کہ مجھے بڑی عزت دیگئی ہے مگر ساتھ ہی مجھے احساس ہے کہ بہت بڑی ذمہ داری میرے کندھوں پر ہے۔ میں امید کرتی ہوں کہ میں حسب استطاعت پوری کوشش کرونگی۔ اور اپنے تئیں اس عزت کی مستحق ثابت کرونگی۔"

آپ کی مخلصہ لیڈی اسٹر

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
الفضل
قادیان دارالامان - ۱۹ - جنوری ۱۹۲۰ء

ولایت میں احمدیہ مسجد

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا عہد سعادت مہد جماعت احمدیہ کے لئے خداتعالیٰ کے فضل وکرم سے اسقدر برکات اور کامیابیوں کا باعث ہورہا ہے۔ کہ اس کے متعلق ہمیں کچھ عرض کرنے کی ضرورت نہیں۔ ہر ایک احمدی دیکھ رہا ہے۔ کہ ہماری جماعت ہر رنگ اور ہر طریق سے شاہراہ ترقی پر گام زن ہورہی ہے۔ اور ہر روز اس کا قدم آگے ہی آگے پڑ رہا ہے۔ اور یہ محض خداتعالیٰ کا فضل اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے وجود باجود کی برکت ہے کہ باوجود مختلف قسم کے خطرناک حالات اور واقعات کے سلسلہ احمدیہ ہر پہلو سے روز بروز ترقی کررہا ہے۔ ابھی تھوڑے ہی دن ہوئے۔ جبکہ ہمارے سالانہ جلسہ نے نہایت شان وشوکت اور کامیابی کے ساتھ سرانجام کو پہنچ کر مخالفین کو بھی ہمیں مبارکباد کہنے پر مجبور کردیا ہے۔ دوسرے لوگ ہماری ترقی اور کامیابی کی خواہ کوئی وجہ قرار دیں۔ لیکن ہم خوب اچھی طرح سمجھتے اور یقین رکھتے ہیں۔ کہ ہماری جماعت جس قدر ترقی اور کامیابی حاصل ہورہی ہے۔ وہ محض اس وجود پاک کے دامن تقدس سے وابستہ ہونے کی وجہ سے ہورہی ہے۔ جس کو خداتعالیٰ نے جماعت احمدیہ کی راہ نمائی کے لئے اپنے فضل سے منتخب کرکے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا حقیقی جانشین قرار دیا ہے۔ اور جس کا کوئی لمحہ اور کوئی گھڑی جماعت کی ترقی اور بہبودی کی تجاویز سوچنے اور ان کو عمل میں لانے سے خالی نہیں ہوتی *

اس پاک اور مقدس وجود کے دل میں خداتعالیٰ نے حال میں ایک ایسی تحریک ڈالی ہے۔ جو انشاء اللہ تعالیٰ سلسلہ احمدیہ کے لئے نہایت ہی بابرکت اور بڑی بڑی کامیابیوں کا موجب ہوگی۔ اور وہ ولایت میں احمدیہ مسجد کی تعمیر ہے۔ یہ تو احباب کو ولایت کی ان رپورٹوں سے جو آئے دن اخبارات میں شائع ہوتی رہتی ہیں۔ معلوم ہی ہوتا رہتا ہے۔ کہ خداتعالیٰ کے فضل اور حضرت خلیفۃ المسیح کی دعاؤں کی برکت سے ولایت میں ہمارا سلسلہ دن بدن ترقی کررہا ہے اور ہر ہفتہ کوئی نہ کوئی سعید روح حضرت مسیح موعود پر ایمان لاکر داخل سلسلہ ہو جاتی ہے۔ اور بعض اوقات تو ایک ایک ہفتہ میں کئی مرد و عورتوں کو اسلام لانے کی توفیق مل جاتی ہے۔ چونکہ اسوقت تک نومسلم مردوں اور عورتوں کی ایک معقول تعداد ہوچکی ہے۔ اس لئے اسبات کی بہت ضرورت محسوس ہورہی ہے۔ کہ اس تثلیث پرستی کی سرزمین میں وحدانیت پرستوں کے لئے ایک عبادت گاہ تعمیر کی جائے۔ تاکہ وہ ایسی کھلے بندوں اللہ اکبر کا نعرہ لگا سکیں اور سب ملکر قل ھو اللہ احد اللہ الصمد لم یلد و لم یولد و لم یکن لہ کفوا احد کہہ سکیں۔ اور احباب سمجھ سکتے ہیں کہ جب مسجد میں جسے خانۂ خدا کے مقدس لقب سے ملقب کیا جاتا ہے۔ ہر روز و شب میں پانچ وقت بلند آواز سے اذان کہکر باجماعت نماز ادا کی جائیگی۔ تو اس کا روحانی اثر اس مادہ پرست اور وحدانیت فراموش سرزمین پر کس قدر عمدہ پڑے گا۔ اور اس سے کیسے کیسے اعلیٰ نتائج رونما ہونگے۔ ولایت میں مسجد کے تعمیر ہونے کا یہی اتنا بڑا فائدہ ہے۔ کہ جس کی قدر وقیمت کا اندازہ نہیں کیا جاسکتا۔ لیکن اس کے علاوہ اور بھی کئی ایک بڑے بڑے فوائد حاصل ہونگے۔ مثلاً مسجد کے تعمیر ہوجانے پر نومسلموں کی دینی تعلیم وتربیت کا خاص انتظام ہوسکیگا۔ اور ہمارے مبلغین کا ایک مستقل ہیڈ کوارٹر بن جائیگا۔ جس کی سخت ضرورت ہے۔ اور جس کے نہونے کی وجہ سے تبلیغی کوششوں میں بہت روکاوٹ واقع ہو جاتی ہے۔ کیونکہ ہمارے مبلغین جب کسی جگہ کرایہ پر مکان لیکر وہاں کام شروع کرتے ہیں۔ اور ان کے پاس لوگ مذہبی تحقیقات کے لئے آنے لگتے ہیں۔ تو کسی نہ کسی وجہ سے انہیں مکان بدلنا پڑتا ہے۔ اور چونکہ لنڈن شہر نہایت وسیع اور کئی میلوں میں واقع ہے۔ اس لئے کہیں دور جاکر کوئی مکان دستیاب ہوتا ہے۔ اس طرح وہ لوگ جو پہلے مکان پر آتے اور جنھیں اسلام کے متعلق بہت کچھ بتایا جاچکا ہوتا ہے۔ وہ آنے بند ہوجاتے ہیں۔ اور پھر نئے سرے سے نئے لوگوں کے ساتھ تعارف پیدا کرنا پڑتا ہے جس کے لئے بہت سا وقت اور محنت خرچ کرنی پڑتی ہے۔ لیکن جب مسجد تعمیر ہوجائیگی۔ اور اس کے ساتھ مختصر سا رہائش کے لئے مکان بھی۔ تو یہ دقت انشاء اللہ بالکل رفع ہو جائیگی۔ اور تبلیغ کا کام مستقل طور پر ایک جگہ بیٹھ کر کیا جائیگا۔ علاوہ ازیں باوجود کرایہ کا مکان حسب منشاء اور ضروریات کے مطابق نہ ہونے کے اس کا کئی سو روپیہ سالانہ جو کرایہ دینا پڑتا ہے۔ اسکی بچت ہو جائیگی۔ پھر تعمیر مسجد پر جو رقم خرچ ہوگی وہ چند ہی سال کے کرایہ کے برابر ہوگی۔ اور اس طرح ایک مستقل جگہ ہمیشہ کے لئے مفت میں ہمارے ہاتھ میں آجائیگی۔

پس ولایت میں تعمیر مسجد کی تحریک جو نہایت ہی مبارک اور مفید ہے۔ اس میں ہماری جماعت کے ہر ایک شخص کو ضرور حصہ لینا چاہیئے۔ کیونکہ یہ ایک ایسا کار خیر ہے کہ جسمیں حصہ لینے والوں کو ہمیشہ ثواب ملتا رہیگا۔ اور انکو مدارج میں ترقی ہوتی رہے گی۔ قادیان کی جماعت کے مردوں۔ عورتوں حتی کہ بچوں نے جس جوش اور خوشی سے اس میں حصہ لیا ہے۔ وہ نہایت ہی مبارک اور قابل تعریف ہے۔ اور اس کو دیکھ کر پتہ لگتا ہے کہ یہ جوش خداتعالیٰ نے خاص طور پر پیدا کردیا ہے۔ تاکہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی یہ تحریک جلد سے جلد کامیابی کا جامہ پہن سکے۔ پس

بیرونجات کے اصحاب کو بھی چاہیئے۔ جسقدر جلد ہوسکے اپنے نام کو اس مبارک تحریک میں لگاکر ثواب عظیم کے مستحق بنیں ٭

الفضل کو حضرت خلیفۃ المسیح کا خطاب. اور جماعت احمدیہ کا فرض

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے سالانہ جلسہ کے موقعہ پر اخبارات سلسلہ کے متعلق تحریک فرماتے ہوئے الفضل کے متعلق جوکچھ ارشاد فرمایا۔ وہ گو الفاظ کے لحاظ سے بہت مختصر ہے۔ لیکن اپنے مفہوم کے لحاظ سے بہت وسیع ہے اور اس قابل ہے۔ کہ ہر ایک احمدی اس کی دل وجان سے قدر کرے۔ حضور نے فرمایا:۔

"میں الفضل کی سفارش کرتا ہوں کہ وہ ہماری جماعت کا آرگن ہے۔ اسکی خریداری کی طرف توجہ کی جائے"

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اخبار الفضل کو اپنے لطف وکرم سے جماعت کا آرگن اور گزٹ ہونے کا جو خطاب مرحمت فرمایا ہے۔ اس کا شکریہ ادا کرنے سے ہم خادمان الفضل قطعاً قاصر ہیں۔ اور اسے حضور کی محض ذرہ نوازی سمجھتے ہیں کیونکہ خدا کے فضل سے جو خدمات الفضل سرانجام دے رہا ہے۔ ان میں دراصل ہماری کوششوں اور محنتوں کو اتنا دخل نہیں ہے۔ جتنا کہ حضور کی نوازشوں اور مہربانیوں کو ہے۔ اور پھر خاکسار ایڈیٹر الفضل کو تو اخبار نویسی میں حضور ہی کا ادنیٰ ترین شاگرد ہونے کا فخر حاصل ہے۔ پس الفضل کا ایڈیٹوریل سٹاف اس مبارک اور مقدس خطاب کو جو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے الفضل کو مرحمت فرمایا ہے اپنی کوششوں اور محنتوں کے نتیجہ کے طور پر نہیں سمجھتا بلکہ اسے حضور کی محض شفقت اور نوازش قرار دیتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ خدا تعالیٰ اسے اس خطاب کے قائم اور برقرار رکھنے کی بیش از بیش توفیق عطا فرمائے اور حضور کی رضا اور خوشنودی حاصل کرکے دین و دنیا میں کامیاب وبامراد ہونے کا موقع دے ٭

یہ تو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے عطاکردہ خطاب کے متعلق الفضل کے ایڈیٹوریل سٹاف کی پوزیشن ہے جو نہایت صفائی کے ساتھ پیش کردیگئی ہے۔ مگر اب دیکھنا یہ ہے کہ جماعت احمدیہ حضور کے اس خطاب کی کیا قدر کرتی ہے۔ اس کے لئے قدر کرنے کا یہی طریق ہے۔ کہ اخبار کی اشاعت کو جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے فرمایا ہے۔ کم از کم تین چار ہزار تک پہنچادے۔ اور کوئی پڑھا لکھا احمدی ایسا نہ ہو۔ جو الفضل نہ منگواتا ہو۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے تو یہاں تک بھی ارشاد فرمایا ہے۔ کہ جو لوگ پڑھے ہوئے نہیں وہ بھی اخبار خریدیں۔ اور دوسروں سے پڑھواکر سنیں پس ہر ایک وہ جگہ اور وہ مقام جہاں کوئی ایک آدھ بھی احمدی ہو۔ وہاں الفضل ضرور منگوانا چاہیئے تاکہ سلسلہ کے تازہ بتازہ حالات حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات اور ہدایات سے آگاہی حاصل ہوتی رہے۔ اور یہی طریق ہے اس خطاب کی قدر کرنے کا جو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے الفضل کو مرحمت فرمایا ہے۔ امید ہے۔ ہمارے احباب اس فرض کی ادائگی میں جو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے الفضل کو خطاب مرحمت فرماکر ان پر عائد کردیا ہے پوری پوری کوشش اور سعی کرینگے ٭

سرحدی حالات کے متعلق سرکاری اطلاع

سرحد ہندوستان اور افغانستان پر اسوقت تک بدامنی اور شورش پائی جاتی ہے۔ جس کے متعلق کبھی کبھی سرکاری طور پر اطلاع شائع ہوجاتی ہے۔ ۷ ماہ حال کو جو سرکاری اطلاع دہلی سے شائع کی گئی ہے۔ اس سے معلوم ہوا ہے کہ اسوقت تک آفریدیوں نے ۲۰۷ رائفلیں اور ایک پوس توپ حوالے کی ہے۔ ۳۰ جنوری کی صبح کو کابل خیل اور خانہ بدوش وزیریوں نے جن کی تعداد دو سو تھی۔ کوہاٹ بنوں سڑک کے جنوب میں چھاپہ مارا۔ کھڑک کا گاؤں لوٹ لیا گیا۔ اور قریباً ۹ دیہاتی جنہیں زیادہ ہندو تھے مارے گئے۔ پولیس اور گاؤں والوں نے چھاپہ مارنے والوں کو گھیرے میں لے لیا۔ مگر وہ اس سے نکل گئے۔ ان کے چھ آدمی مارے گئے۔ اور ایک پکڑا گیا۔ تین رائفلوں کا نقصان ہوا۔ پولیس وغیرہ کا نقصان دس کا ہوا۔ چھاپہ مارنے والے گروہ کا تعاقب کیا گیا ملا فضل دین اور ملک موسیٰ خان کی ماتحتی میں سات سو محسود ٹانکزم میں ابھی موجود ہیں۔ اور ان کا ارادہ ہمارے ڈیرہ جات کالم کی پیشقدمی میں مزاحمت کرنے کا ہے ٭

بولشویکی سے خطرہ

سلطنت روس کی تباہی اور بربادی کے کھنڈرات سے بولشویک کے نام سے جو گروہ پیدا ہوا ہے۔ اس نے یورپ میں تہلکہ مچار کھا ہے۔ اور اس کی وجہ سے پیدا ہونیوالے آیندہ خطرات کو نہایت اہمیت دیجارہی ہے۔ چنانچہ سنڈرلینڈ میں تقریر کرتے ہوئے مسٹر ونسٹن چرچل نے کہا کہ یورپ اور ایشیا کی حالت مایوس کن ہے۔ کوئی نہیں بتاسکتا کہ روس سے کیا نمودار ہوگا۔ لیکن جو کچھ بھی ہوگا۔ تہذیب خصوصاً برطانی سلطنت کے لئے نہایت خطرناک ہوگا۔ ایشیائے کوچک میں نئی فوجیں پیدا ہورہی ہیں۔ اگر روسی بولشویکی اور ترکی مسلمانی دست وبغل ہوگئی۔ تو حالات برطانیہ عظمیٰ کے لئے نازک ہوجائینگے۔ گذشتہ ایام میں جنرل رینکن اور امیر البحر کولچک برطانی مفاد کی حفاظت کرتے رہے ہیں۔ لیکن امیر البحر کولچک کے لشکر قریب قریب بیکار ہوچکے ہیں۔ اور جنرل رینکن کی افواج خطرے میں ہیں اگر یہ نہ رہیں۔ تو فوراً سخت خطرہ پیدا ہوجائیگا۔ اگر جرمنی بیٹھ گیا۔ تو یورپ میں ایک سخت حالت رونما ہوگی اس لئے ہمیں نہایت احتیاط سے یہ کارروائی کرنی ہوگی۔ کہ جرمنی کی حالت زیادہ خراب نہ ہونے دیں۔ موجودہ جرمن گورنمنٹ نے گذشتہ سال اتحادیوں کی قریباً تمام شرائط منظور کی ہیں۔ ہمیں ایسے امکان کا سدباب کرنا ضروری ہے۔ کہ قیصر کا فوجی ازم اور جرمن بولشویکی ملکر جرمن جمہوریت کو تباہ نہ کریں ٭

اس قسم کے حالات سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ ابھی دنیا امن و امان سے بہت دُور ہے۔ اور اسپر تباہی و بربادی کے بادل گھرے ہوئے ہیں ۞

آل انڈیا مسلم لیگ کے ریزولیوشن

نیشنل کانگریس کے ریزولوشن گذشتہ پرچہ میں درج کئے جا چکے ہیں۔ اور اب آل انڈیا مسلم لیگ کے ریزولیوشن درج کئے جاتے ہیں۔ ان کے درج کرنے کی ایک بڑی غرض یہ بھی ہے۔ کہ ہماری جماعت کے لوگ معلوم کر سکیں کہ انہی ایام میں ہمارے جلسہ میں کیا کچھ ہوا ہے اور دوسری لوگوں نے کیا کچھ کیا ہے۔ اس مقابلہ سے یہ بھی معلوم ہو سکتا ہے کہ ہمارا قبلہ مقصود کیا ہے۔ اور باقی سب لوگ کس طرف جا رہے ہیں۔ مسلم لیگ کے ریزولوشن حسب ذیل ہیں:۔

(۱) آل انڈیا مسلم لیگ ہز مجسٹی ملک معظم کی ذات اور تخت کے حضور میں خراج اطاعت پیش کرتی ہے۔ اور مسلمانان ہند کی مستحکم اور مسلسل وفاداری کا یقین دلاتی ہے۔

(۲) شیخ محمد عمر مرحوم بیرسٹرایٹ لا امرتسر و سکرٹری انجمن ترقی تعلیم مسلمانان کی وفات پر اظہار افسوس۔

(۳) نواب سید محمد صاحب رئیس مدراس کی وفات پر اظہار افسوس۔

(۴) موجودہ اجلاس آل انڈیا مسلم لیگ گورنر بمبئی کا شکریہ کونسل میں اسبات کا اعلان کرنے کی بابت کہ مذہبی معاملات میں گورنمنٹ سختی کے ساتھ غیر جانبدار رہے اور ایک عام تنبیہ اس بارہ میں شائع کرنے کی نسبت ادا کرتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی اجلاس لیگ بعض سندہ افسروں کے طریق عمل کی جو مسئلہ خلافت کے متعلق ان سے ظاہر ہوا ہے۔ سنجاب گورنمنٹ تفصیلی تحقیقات ہونے کی بہت زور سے ضرورت جتاتا ہے۔

(۵) آل انڈیا مسلم لیگ کا یہ اجلاس اس تیقن کو ضبط تحریر میں لاتا ہے۔ کہ نیا دور جس کا اعلان شہنشاہی سے آغاز ہونیوالا ہے۔ اس کی ابتدائی غرض متحد کیلئے ملکر کام کرنے کے باہمی عزم مابین افسران و باشندگان سے" اسوقت تک نہیں ہو سکتی۔ جب تک کہ کامل آزادی خیال و بیان باشندگان ہند کو عطا نہ ہو۔ اور متعدد قیود جو اس آزادی پر قانون مطابع کے طریق عملدرآمد کر عائد ہو چکی ہیں۔ اور ہو رہی ہیں۔ وہ اور نیز متعدد دیگر مزاحمتیں جو ہندوستانی جریدہ نگاری کے لئے عموماً اور مسلمان جریدہ نگاروں کے لئے خصوصاً موجود ہیں فی الفور دور نہوں ۞

(۶) آل انڈیا مسلم لیگ مسلمانوں کی عام رائے کا اظہار کرتے ہوئے مسلمانوں کے لئے جداگانہ نیابت کے اصول پر قائم ہے۔ اور ان صوبوں کی جماعتہائے مقامی میں جہاں ایسا نہو۔ اس اصول کے عملدرآمد کی ضرورت احرار کے ساتھ جتاتی ہے ۞

(۷) مسلمانوں کی پُرزور خواہش کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ ان کے مفاد کا تحفظ مستقل طریق سے ہو۔ یہ لیگ گورنمنٹ سے اصرار کرتی ہے۔ کہ حسب ذیل طریقے حفاظت کے آیندہ اصلاحات میں رکھے جائیں:۔

(الف) مسلمانوں کی نیابت سرکاری ملازمتوں میں مناسب اور معقول ہو ۞

(ب) مسلمانوں کی نیابت اس صوبہ کی قانون ساز کونسل میں ہے جہاں وہ یونیورسٹی قائم ہے ۞

(ج) اُردو زبان اور فارسی رسم الخط سرکاری عدالتوں اور پبلک دفتروں ان صوبوں میں جہاں یہ اسوقت درج ہیں قائم رہیں۔ اور اُردو زبان ابتدائی تعلیم کا ذریعہ ان صوبوں میں ہے ۞

(د) مسلمانوں کو ان کے مذہبی رسوم و رواج میں بلا کسی قیود کے سہولتیں حمایت اور امداد بہم پہنچائی جاوے ۞

(۸) آل انڈیا مسلم لیگ تجویز کرتی ہے۔ کہ آل انڈیا کانگریس کمیٹی سے ایک کمیٹی جلد سے جلد قائم کرنے کے لئے کہا جائے۔ جو ایک کمیٹی قائم کردہ کونسل مسلم لیگ سے باہم مشورہ کرے۔ تاکہ ان مسائل کے متعلق ایک سمجھوتہ ہو جائے جو قانون اصلاحات ۱۹۱۹ء سے اور مکمل ذمہ وار حکومت کے مطالبہ سے پیدا ہوتے ہیں ۞

(۹) آل انڈیا مسلم لیگ کا یہ اجلاس گورنمنٹ آف انڈیا کی توجہ قانون مطابع اور قانون تحفظ ہند کے منسوخ کئے جانے کی اشد ضرورت کی جانب مبذول کراتا ہے ۞

(۱۰) آل انڈیا مسلم لیگ جو حضور ملک معظم شاہ جارج پنجم شہنشاہ ہند کی آٹھ کروڑ مسلمان رعایا کی نیابت کرتی ہے حضور ملک معظم کی ذات اور تخت کے ساتھ اطاعت و فرمانبرداری کو ضبط تحریر میں لاتے ہوئے اس فیاضانہ رجحان کی نسبت اپنے تشکر کا اظہار کرتی ہے۔ جو اس فرمان شاہی بنام والیان ریاست و رعایائے ہند میں مضمر ہے۔ جس کو حضور ممدوح نے گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ ۱۹۱۹ء پر شاہی منظوری کے صادر کرنے کے موقعہ پر شائع کیا ہے لیگ کو اس کا بھروسہ ہے کہ باشندگان ہند کیلئے اپنے معاملات کو خود طے کرنے اور اپنے مفاد کی خود حفاظت کرنے کا حق جس کے بغیر کسی ملک کی ترقی تکمیل کو نہیں پہنچ سکتی۔ ہز مجسٹی کی محبت آمیز ہمدردی کے ذریعہ سے بہت جلد حاصل ہو جائیگا۔ لیگ تہ دل سے اس دعا میں ہز مجسٹی کے ساتھ ہم آہنگ ہے۔ کہ ہندوستان افزائش پاتا ہوا قریبی مستقبل میں سیاسی آزادی کے کمال کو پہنچ جائے۔ لیگ کو یقین ہے کہ عام معافی تمام سیاسی قیدیوں اور نظربندوں کو عطا کرنے کا شہنشاہی عمل رحم ایک بڑی حد تک اس تلخی کو دور کر دیگا۔ جو باشندگان ہند اور ان اشخاص کے درمیان ہے۔ جو ملک کی حکومت کے ذمہ وار ہیں۔

مسلم لیگ حضور شہنشاہ معظم کو یقین دلاتی ہے کہ باشندگان نہایت اخلاص مندی اور دلی مسرت کے ساتھ حضور ولیعہد بہادر کا خیر مقدم کرینگے۔ جب حضور ممدوح آیندہ موسم سرما میں اس ملک میں رونق افروز ہونگے ۞

(۱۱) اس امر کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ پنجاب کی بدامنیوں کے معاملے معرض تحقیق میں ہیں۔ یہ جلسہ آل انڈیا مسلم لیگ کا ان کی بابت اسموقعہ پر اظہار رائے سے پرہیز کرتا ہے لیکن پارلیمنٹ کی گہری توجہ ان ہولناک انکشافات کی جانب مبذول کرانے سے باز نہیں رہ سکتا۔ جو ہنٹر کمیٹی کے روبرو دوران شہادت میں جنرل ڈائر کے بیان سے ہوئے ہیں اس امید پر کہ پارلیمنٹ فوراً کوئی ایسا عمل اختیار کرے۔ کہ انصاف اور برطانوی شہرت غیر جنبہ داری کی برقرار رہے

(۱۲) آل انڈیا مسلم لیگ کے اس جلسہ کی یہ رائے ہے۔ کہ ہنٹر کمیٹی کے روبرو جنرل ڈائر نے جو اقبال کئے ہیں۔ انکے رو سے

وہ اس قابل نہیں ہیں کہ کمانڈر برقرار رہیں۔ اور ان کو فی الفور ان کے فرائض سے سبکدوش کر دینا چاہیئے۔ قبل ازیں کہ ان کے خلاف قانونی کارروائیاں کی جائیں۔

(۱۳) آل انڈیا مسلم لیگ کے اس جلسہ کی یہ رائے ہے۔ کہ سر مائیکل اوڈوائر کی پوری پالیسی معرض تحقیق میں ہے۔ اور اسوجہ سے کہ انہوں نے جنرل ڈائر کے جلیانوالہ باغ کے سفاکانہ قتل عام پر اپنی پسندیدگی ظاہر کی تھی۔ ان کا تعلق آرمی کمیشن سے منقطع کر دیا جائے۔ بطور تمہید ان قانونی کارروائیوں کے جو ان کے برخلاف کی جائیں ❊

(۱۴) آل انڈیا مسلم لیگ کے اس جلسہ کی یہ رائے ہے کہ چونکہ ہز اکسلنسی لارڈ چیمسفورڈ پر ہندوستانی آبادی کے کسی گروہ کا اعتبار باقی نہیں رہا ہے۔ ان کو فی الفور ہندوستان سے واپس بلا لینا چاہیئے ❊

(۱۵) رائٹ آنریبل سموئیل مانٹیگو کی محنت کا اعتراف کرتے ہوئے جو انہوں نے گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ ۱۹۱۹ء کے متعلق کی ہے۔ آل انڈیا مسلم لیگ بہت افسوس کرتی ہے کہ مکمل ذمہ دار حکومت جسکی صلاحیت ہندوستان رکھتا ہے صوبہ و نیز مرکزی حکومت میں نہیں دیگئی۔ اور یہ کہ انتخاب حکومت کا اصول اس کے مطالبہ کے بموجب اس کے ساتھ نہیں برتا گیا۔

اسلئے وہ اصلاحات کو ناکافی اور ناقابل اطمینان تصور کرتی ہے۔ اور امید کرتی ہے۔ کہ پارلیمنٹ جلد سے جلد مکمل ذمہ دار حکومت ہندوستان میں قائم کریگی۔ اسی درمیان میں لیگ ہندوستانیوں سے چاہتی ہے کہ اپنی صلاحیت کی بابت کامل حکومت خود اختیاری کا ثبوت دیں۔ اس طور پر کہ پاس شدہ اصلاحات سے جو مکمل ذمہ دار حکومت کی سمت میں ایک ممیز قدم ہے۔ جو موقع حاصل ہوا ہے۔ ان سے فائدہ اٹھائے

(۱۶) آل انڈیا مسلم لیگ کا یہ اجلاس اظہار رنج اور افسوس کرتا ہے۔ کہ مسئلہ خلافت عثمانیہ و مسئلہ جزیرۃ العرب و دیگر مقدس مقامات جو مطالبات مسلمانان ہند کی طرف پیش ہوتے رہے ہیں وہ ابتک قبول نہیں کئے گئے۔ اسلئے مسلمانان ہند اسبات کا یقین کرتے ہوئے کہ کوئی صلح ماتوبخی جامع ناخوشی کے ساتھ قابل اطمینان نہیں ہو سکتی۔ یہ ظاہر کرنا چاہتے ہیں کہ کوئی ایسی صلح جس سے سلطنت عثمانیہ کے حصے بخرے ہوتے ہیں۔ مسلمانوں کو ہمیشہ گہرے رنج اور بردلی میں رکھیگی۔ اور اس کے ناگزیر نتائج کے وہ ذمہ وار ہونگے۔ اور وہ حق رکھیں گے۔ کہ اپنے اس رنج والم کو ہر آئینی جدو جہد کی صورت میں ظاہر کرتے ہیں۔ اس آئینی جدو جہد میں یہ بھی شامل ہے کہ جو فوج ہندوستان سے باہر بھی جانیوالی ہو۔ اور جسکو خلاف مقاصد اسلام استعمال کئے جانے کا گمان غالب ہو۔ اس کا بائیکاٹ کر دیا جائے ❊

(۱۷) آل انڈیا مسلم لیگ کا یہ جلسہ مسلمانان عالم کے اس ہمہ گیر عقیدہ میں شریک ہے۔ کہ جلالتمآب سلطان وحیدالدین محمد خان سادس خلداللہ سلطنت وایدہ بنصرہ خلیفۃ الرسول ہیں۔ اور حضرت امیر المومنین مدظلہم العالی کی ذات قدسی صفات کے ساتھ اس حیثیت سے کہ حضرت اقدس نائب رسول اللہ اور پیشوائے اسلام ہیں۔ اپنی عمیق اور غیر متزلزل ارادت وعقیدت کا اظہار کرتا ہے۔

یہ جلسہ اسبات کا بھی فیصلہ کرتا ہے کہ مسلمانان ہند کی ارادت وعقیدت کا ناچیز ہدیہ بوساطت مناسب بارگاہ خلافت میں گذارا جائے ❊

(۱۸) آل انڈیا مسلم لیگ کا یہ جلسہ ارض مصر کے محبان وطن کی اس تمنا کے ساتھ گہری ہمدردی کا اظہار کرتا ہے ❊

کانفرنس صلح کے مقررہ اصولوں کے مطابق ان کو اپنا طرز حکومت آپ تجویز کرنے کا حق ملنا چاہیئے۔ اور اس بیجا طرز عمل پر اظہار افسوس کرتا ہے۔ جو اس تمنا کے خون کرنے میں اختیار کیا جا رہا ہے ❊

(۱۹) آل انڈیا مسلم لیگ کی رائے میں یہ وقت آگیا ہے کہ مسلمان اسبات کا عزم بالجزم کریں کہ آئندہ ہم لوگ صرف وہ کپڑا خریدینگے۔ جو ہندوستان کا بنا ہوا ہو ❊

ہندوستانی سپاہیوں کو جنگی انعامات۔

گذشتہ عظیم جنگ میں جن ہندوستانی سپاہیوں نے خدمات سرانجام دی ہیں ان کو جنگی انعامات دینے کے متعلق دہلی سے ایک سرکاری اطلاع بدیں مضمون شائع ہوئی ہے کہ اس جنگ عظیم کے اوائل میں قرار پایا تھا کہ ہندوستانی فوج کے افسر اور سپاہی جو دوران جنگ میں نمایاں خدمات سرانجام دیں۔ جنگ ختم ہونے پر گورنمنٹ ان کو خاص طور پر کوئی صلہ دے۔ اور تسلیم کیا گیا تھا۔ کہ اگر قطعات اراضی بطور جاگیروں کے دئے گئے۔ تو اس کی بہت قدر کی جائیگی۔ لیکن چونکہ اس قدر اراضی موجود نہیں۔ جو ہزارہا آدمیوں کو دی جاسکے۔ اور نہ تمام فوجی آدمی زراعت پیشہ ہی ہیں۔ لہذا ان کو خاص پنشن بھی جنگی انعام کے طور پر دی جائیگی۔ غیر جنگی آدمیوں کو بجز سب اسسٹنٹ سرجنوں۔ رجمنٹوں کے شاگرد پیشگان اور فوجی ڈولی برداروں کے اور کسی کو یہ انعام نہیں ملیگا۔ کل ۲۰ ہزار انعامات تقسیم ہونگے۔ جنمیں سے کچھ قطعات اراضی ہونگے۔ اور کچھ جنگی انعامات۔ ہندوستانی افسروں کو سپاہیوں کی نسبت دوچند رقم ملیگی۔ سپاہیوں کو پانچ روپے فی کس۔ اور شاگرد پیشگان کو اس کا نصف پنجاب میں اراضی کا کچھ حصہ قبل از جنگ پنجابی فوجی پنشنروں کے لئے محفوظ رکھا گیا ہے۔ ہندوستانی فوج کی ہر ایک ٹولی کے لئے انعامات کی خاص تعداد معین کی گئی ہے۔ (الف) ان آدمیوں کی تعداد کے تناسب سے جو میدان جنگ میں گئے (ب) جس قدر آدمی اس دستہ کے ہلاک و مجروح ہوئے۔ ان کی نسبت سے۔ ان دستوں کے کمانڈنگ افسروں کو ہدایت کی گئی ہے کہ جن افسروں یا سپاہیوں کو انعام دینے کے لئے منتخب کیا گیا ہے۔ ان کے ناموں سے سنٹرل انڈین سولجرز بورڈ کو مطلع کریں کہ ان ناموں میں سے آخری انتخاب انعامات اراضی کے لئے گورنمنٹ ان فہرستوں سے کریگی۔ اور جو نام فہرست میں باقی بچیں گے ان کو جنگی انعامات دئے جائینگے۔ کوئی اراضی بالکل معافی کے طور پر نہیں دی جائے گی۔ بلکہ پنجاب کی موجودہ حالتوں کے مطابق حقوق مزارعہ ان کو حاصل ہونگے اور اسی طرح دوسرے صوبوں میں خاص رعایتی شرائط کے ساتھ دئے جائینگے۔ ان انعامات اور قطعات اراضی کے علاوہ ۳۰۰ جاگیریں بصورت اراضی یا معافی مالیہ اراضی کی شکل میں خاص خاص نمایاں خدمات کے صلہ میں چیدہ ہندوستانی افسروں کو دی جائینگی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خطبہ جمعہ

جلسہ پر آنیکی غرض پوری ہونی چاہیئے

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ

فرمودہ ۲- جنوری سنہ ۱۹۲۰ء

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

زمانہ کے تغیرات ایک استاد ہیں

زمانہ کے تغیرات اس انسان کے لئے جو دل رکھتا ہے۔ اور اس کیلئے جسے فکر کی عادت ہے۔ ایک عجیب سبق آموز چیز ہیں۔ ان کے اندر عبرتیں ہیں۔ ان کے اندر وعظ ہیں۔ ان کے اندر نصیحتیں ہیں۔ جہاں ترقیات کے ذرائع ہوتے ہیں۔ وہاں تنزلات سے بچنے کے لئے تدابیر بھی ہیں۔ اور ہر ساعت جو انسان پر گذرتی ہے۔ ہر دن جو انسان پر طلوع ہوتا ہے۔ ایک استاد ہوتا ہے۔ ایک رہنما ہوتا ہے۔ وہ گذر جاتا ہے لیکن جس طرح میدان میں مرنے والا گذرتا ہے۔ اور پیچھے والوں کے لئے فائدہ کا موجب ہو جاتا ہے اسی طرح وقت کی گھڑی مرجاتی ہے۔ مگر دوسرے کے لئے مفید اور بابرکت چیز ہو جاتی ہے۔ وقت گذرنا مجھے بعینہٖ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ جیسا کہ مونگے کا جزیرہ بنتا ہے۔ ایک کیڑے پر دوسرا کیڑا مرتا چلا جاتا ہے اور بیشمار اسی طرح ایک دوسرے پر مرتے رہتے ہیں اور ایک بڑے زمانہ کے بعد وہ ایک جزیرہ بنکر سطح سمندر پر نمودار ہو جاتا ہے۔ جس پر لاکھوں آدمی بستے ہیں۔ یہ اتنا بڑا جزیرہ کہاں سے بن گیا؟ ان چھوٹے چھوٹے حقیر کیڑوں کے جسموں سے جو انفرادی شکل میں بہت ہی ادنیٰ چیز تھے۔ وہ ایک دوسرے پر مرتے اور ہزاروں سالوں کے بعد سمندر سے ایک ایسا جزیرہ بنکر نکلے۔ کہ اس پر آدمی بستے اور آباد ہوتے ہیں۔

وقت کی گھڑیاں بھی مونگے کی طرح ایک دوسرے پر مرتی چلی جاتی ہیں۔ ان سے بھی آدمی فائدہ اٹھا سکتے ہیں مگر وہی جو فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں۔ اور جو شخص فائدہ نہ اٹھائے۔ اس کے لئے گذرنے والی گھڑیاں اس فوج کی طرح ہوتی ہے۔ جو شکست کھاتی ہے۔ کہ اس کا ہر ایک مرنیوالا صف کو خالی کرتا چلا جاتا ہے۔ اور شکست اس کے قریب ہوتی جاتی ہے۔ اسی طرح گھڑیاں گذرتی ہیں۔ اور اس کے ساتھ ہی خطرہ اور شکست قریب ہوتی چلی جاتی ہے۔ مگر جن سے فائدہ اٹھایا جائے وہ فتح مند فوج کی مانند ہو جاتی ہیں۔ پس وقت ایک بڑی عبرت کی چیز ہے۔

ہم پر ایک وقت گذرا ہے اس سے فائدہ اٹھاو

ہم پر بھی ایک وقت پچھلے دنوں گذرا ہے کہ ہزارہا سیل سے ہمارے احباب یہاں اکٹھے ہوئے اور ہزارہا کی تعداد میں مرد عورتیں۔ بوڑھے جوان اور بچے آئے۔ غرض ہر طبقہ اور ہر جگہ سے آئے۔ اور یہاں جمع ہو کر اکثر نے سنا۔ اور بہت سے چلے گئے۔ اور کچھ باقی ہیں۔ اب طبعاً ایک سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ یہ اجتماع کس غرض سے ہوا۔ مومن کی ہر ایک چیز قیمتی ہوتی ہے۔ اس کا مال قیمتی۔ اس کا وقت قیمتی۔ پس ہم کیوں جمع ہوئے کس لئے یہاں آئے۔ کیا نتیجہ ہوا ہے جس لئے یہاں آئے؟ اس کو ہر ایک شخص اپنے طور پر خود ہی حل کر سکتا ہے۔ کیونکہ کسی کو دوسرے کے دل کا حال معلوم نہیں ہو سکتا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا ہے۔ ھل شققت قلبہ۔ کیا تو نے اس کا دل پھاڑ کر دیکھا ہے۔ پس جہاں اکثر لوگ محض خدا کی خوشنودی اور رضا کے لئے آتے ہیں۔ وہاں ان دنوں چور بھی آجاتے ہیں۔ پس میں اس کا جواب نہیں دے سکتا۔ ہر ایک شخص اپنی حالت کو دیکھ کر خود ہی بتلا سکتا ہے۔ کہ وہ کیوں آیا دوسرا نہیں بتلا سکتا۔ ہاں ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ کس لئے آنا چاہیئے تھا۔ اگر ہم یہ بتلائیں بھی کہ کس غرض سے یہاں آئے۔ تو ممکن ہے۔ کہ آنیوالے کی غرض اس سے اعلیٰ ہو یا ادنیٰ ہو۔ پس ہم یہی کہہ سکتے ہیں کہ کس لئے آنا چاہیئے تھا۔ اور وہ یہی ہے کہ خدا کی رضا جوئی کے لئے آنا چاہیئے تہا۔ اس کام کو چلانے کے لئے آنا چاہیئے تھا۔ جو خدا نے جماعت احمدیہ کے سپرد کیا ہے۔ اب رہا یہ کہ کیا سکھایا گیا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ جو جو خدا نے چاہا وہ یہاں کہا گیا۔ بعض نے ضروری باتیں بیان کیں۔ اور دوسروں نے سنیں۔ نتیجہ کیا ہوا؟ سب سے اہم سوال اصل میں نتیجہ کا سوال ہی ہے کیونکہ جو کچھ گذر گیا۔ وہ تو گذر ہی گیا۔ اب آیندہ کے متعلق سوال ہے۔ اس موقعہ پر جو کچھ بتایا اور سنایا گیا۔ اسمیں سے بعض علم کو بڑھانیوالی باتیں تھیں۔ بعض روحانیت کو ترقی دینے والی۔ اور بعض آپس کے معاملات کے متعلق اور بعض تبلیغ سے تعلق رکھنے والی۔ یہ چار قسم کی باتیں تھیں۔ جو سنی اور سنائی گئیں۔

جو کچھ سنا ہے اسکو یاد رکھو

پس اب قابل غور سوال ہمارے سامنے یہ ہے۔ کہ اس آمد سے آنے والوں نے نتیجہ کیا نکالا اور فائدہ کیا اٹھایا۔ اور آیندہ علم کی ترقی کے لئے کیا طریق عمل سوچا ہے۔ کیونکہ اگر علم کو یاد رکھنے کی کوشش نہ کی جائے۔ تو علم کام نہیں دے سکتا۔ میں آپ لوگوں کو توجہ دلاؤں گا۔ کہ جو کچھ آپنے سنا ہے اسکو یاد رکھنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ علم کی مثال تصویر کی سی ہے۔ کہ جوں جوں مصور اسپر رنگ پھیرتا جاتا ہے۔ وہ شوخ ہوتی جاتی ہے۔ اور ایک دفعہ کا رنگ پنسل کے رنگ کی مانند ہوتا ہے۔ جو جلد مٹ جاتا ہے دوسرا سیاہی کے قریب۔ اسی طرح ترقی کرتے کرتے نقش کی مانند ہو جاتا ہے۔ جو اندر داخل ہو جاتا ہے اور پھر ترقی ہو تو ایسا ہوتا ہے۔ جیسے کھود کر نقش بنائے جائیں اسی طرح جو باتیں روحانیت سے تعلق رکھتی ہیں۔ اگر ایک آدھ دفعہ سن یا پڑھ لی جائیں۔ تو وہ بھی پنسل کی لکیر کی طرح ہوتی ہیں۔ لیکن جوں جوں ان پر غور کرتے چلے جاؤ۔ اور ان کو استعمال میں لاؤ وہ ذہن میں بیٹھتی چلی جاتی ہیں۔ تو جب تک علم پر عمل نہ کیا جائے۔ علم مفید نہیں ہو سکتا۔ پس جو باتیں آپ کو روحانیت کے

متعلق بتائی گئی ہیں۔ ان پر عمل کرو۔ علم کی باتوں کو دہراؤ۔ تبلیغ کے متعلق جو کچھ کہا گیا ہے۔ اس کی پابندی کرو معاملات کو درست بناؤ۔ اگر ان چاروں باتوں کو عمل میں نہ لایا گیا۔ تو یہ نتیجہ نکلیگا۔ کہ آنے والوں نے اپنے مالوں کو ضائع کیا۔ اپنے وقتوں کو ضائع کیا اپنے جسموں کو تکلیف میں ڈالا۔ جس کا کچھ بھی فائدہ نہوا۔ پس میں ان تمام دوستوں کو جو یہاں موجود ہیں۔ خواہ وہ قادیان کے ہوں یا بیرونجات کے۔ اور ان تمام کو جو بیرونجات میں ہیں۔ توجہ دلاتا ہوں کہ ان کو کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ ان باتوں سے فائدہ اٹھائیں۔ اور خصوصاً ان دو امور کو فراموش نہ کریں۔ اول اندرونی اصلاح۔ اور دوسرے بیرونی اصلاح۔ اگر یہ دونوں باتیں نہوں۔ تو امن نہیں۔ بلکہ ہلاکت ہے۔ جس جماعت کو چاہیئے۔ کہ جلسہ سے کار آمد فوائد حاصل کرے تاکہ ان کے لئے جلسہ میں آنا بابرکت ثابت ہو۔ اور آئندہ ترقی کے لئے ممد و معاون ۞

ہمارا چیلنج

مولوی ثناء اللہ امرتسری کی توجہ کے قابل

ہم نے چند دن ہوئے ایک چیلنج بنام علماء و مشائخ و سجادہ نشینان جمیع فرق اسلامیہ باشندگان اضلاع پشاور۔ ہزارہ۔ کوہاٹ بنوں۔ ڈیرہ اسمٰعیل خان و ڈیرہ غازیخان و میانوالی و کامل پور وغیرہ شائع کیا تھا۔ اور ساتھ ہی جناب مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے وکیل لاہور و جناب خواجہ کمال الدین صاحب وکیل لاہور و جناب خانصاحب مولوی غلام حسن خان صاحب سب رجسٹرار پشاور کو بالخصوص مخاطب کیا تھا کہ صرف قرآن کریم سے ہمارے ان سوالات کا جواب دیں۔ جو ہم نے ان سے اپنے چیلنج میں بالتصریح کئے ہیں۔ ان عقائد کی بناء پر جو دربارہ انقطاع نبوت بعد آنحضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم رکھتے ہیں۔ اور جو کہتے ہیں کہ خاتم النبیین کے یہ معنے ہیں کہ لن یبعث اللہ من بعد محمد رسولاً ابداً۔ اور ہر سوال کے جواب پر بشرطیکہ صرف کلام اللہ قرآن مجید میں سے نص صریح ہو۔ دس روپیہ اور دس سوالات کے جوابات پر مبلغ یک صد روپیہ انگریزی بطور انعام دیا جاویگا۔

اس چیلنج کے جواب میں اول گروہ تو عوام الناس میں سے تھا۔ جن کے علماء نے اپنے آپ کو حضرت نوح علیہ السلام کی اس شکایت کا مصداق ثابت کیا۔ رب انی دعوت قومی لیلاً ونھاراً۔ فلم یزدھم دعائی الا فراراً۔ وانی کلما دعوتھم لتغفر لھم جعلوا اصابعھم فی اذانھم واستغشوا ثیابھم واصروا واستکبروا استکباراً ثم انی دعوتھم جھاراً ثم انی اعلنت لھم واسررت لھم اسراراً (سورۃ نوح)

یعنے اے رب ہم نے شب و روز اپنی قوم کو دعوت حق دی۔ مگر ہماری دعوت نے سوائے فرار کے اور کوئی امر ان میں زیادہ نکیا۔ اور جب کبھی ہم نے ان کو دعوت دی کہ تیری مغفرت سے وہ فائدہ اٹھائیں۔ مگر انہوں نے اپنے کانوں میں انگلیاں ڈالیں کہ گویا ہم سننا نہیں چاہتے اور اپنے آپ کو اپنے کپڑوں میں لپیٹا۔ اور اپنی جہالت پر مصر رہے اور نہایت تکبر اور خود پسندی سے کام لیا۔ پھر ہم نے ان کو دعوت بالجہر دی۔ پھر ہم نے انکو علی الاعلان باتیں سنائیں۔ اور پوشیدہ بھی ان کو دعوت دی۔ مگر کوئی فائدہ نہوا

دوم گروہ تو جناب مولوی محمد علی صاحب اور ان کے رفقاء کا ہے۔ جنہوں نے ہمارے حق میں کہا کہ یہ لوگ اذا ذلنا بادی الرئی ہیں۔ اور چیلنج دہندہ کی غرض سوائے اسکے اور کوئی نہیں کہ یرید ان یتفضل علیکم۔ گویا تم پر خواہان فضیلت ہے۔ پس بہتر یہی ہے کہ خاموشی اختیار کرو ۞

سوم گروہ وہ ہے جسمیں مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری جیسے لوگ شامل ہیں۔ جو کہتے ہیں کہ لو نشآء لقلنا مثل ھذا۔ اگر ہم چاہیں تو اس چیلنج کا جواب ہم دے سکتے ہیں۔ اور اسی مدعا کا اظہار اسنے اپنے اخبار اہل حدیث۔ مورخہ ۲۸۔ نومبر ۱۹۱۹ء میں قادیانی مشن کے ماتحت کیا ہے۔ مگر جن الفاظ میں اسنے اپنی تحریر شائع کی ہے۔ وہ مولوی ثناء اللہ جیسے انسان کے اخلاق سے بعید نہیں ہے۔ اگرچہ ایک شریف انسان کی متانت اور تہذیب سے متوقع نہیں۔ اگر ہمارا ایمان یہ نہوتا۔ کہ حضرت مسیح موعود کے اشد مخالفین اخلاق فاضلہ سے محروم ہو چکے ہیں۔ بالخصوص مولوی ثناء اللہ صاحب بازاری اخلاق کے مظہر ہیں۔ تو ہم کو ضرور مولوی صاحب سے شکایت ہوتی۔ اور سوال کرتے کہ یہ کہاں کی شرافت اور انسانیت ہے۔ کہ چیلنج ہم دیتے ہیں۔ اور اعتراضات حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر جڑ دیئے ہیں۔ جس سے غرض سوائے ہمارے دل دکھانے کے اور کوئی نہیں۔ ورنہ کیا ہم آپ کی حقیقت معلوم نہیں۔ کہ کہاں تک آپ میں یہ توفیق اور طاقت ہے۔ کہ آپ کلام اللہ سے باب نبوت کو مسدود ثابت کر سکتے ہیں۔ ہاں آپ برادرم مکرم جناب سیٹھ اللہ دین صاحب احمدی سوداگر دکن یا ہم کو مخاطب کر سکتے تھے۔ جناب سیٹھ صاحب تو خود جواب دینگے۔ اور ہماری طرف سے واضح ہے۔ کہ اول تو آپ نے ہمارے اعلان کے خلاف یہ فعل کیا ہے۔ کہ ہم کو بموجب ہماری درخواست ملحقہ چیلنج دو عدد اخبار رجسٹرڈ آنے ضروری تھے۔ مگر آپ نے ایسا نہیں کیا۔ دوم۔ منصف کے تقرر کیواسطے ہماری طرف سے یہی تجویز ہے۔ کہ وہ تعداد میں تین ہوں ایک جناب ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی۔ دوم جناب مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے لاہور۔ سوم جناب مولوی غلام حسن خان صاحب پشاور یا جناب مولوی عبد العلی صاحب ہروی شیعہ لاہور۔ بشرطیکہ مجیب آپ ہوں۔ اور اگر مجیب مولوی محمد علی صاحب ہوں تو دوسرے منصف آپ ہونگے۔ ان کے مقابل پر اور باقی وہی رہینگے۔ جو مذکورہ الصدر ہیں ۞

اول ہمارا چیلنج سنا جاوے۔ منصف ہمارے مدعا کے خلاصہ کو مختصر طور پر اہل مجلس کو دہرا دیں۔ کہ گویا وہ سمجھ گئے ہیں۔ کہ ہمارے کیا مطالبات ہیں۔ یعنی آپ کے جوابات صرف کلام اللہ سے نہ کسی دوسرے کلام البشر

سے سنیں گے۔ اور مختصر طور پر اہل مجلس کو دُہرا دینگے۔ کہ گویا وہ مدعا ذہن نشین کر چکے ہیں۔ اس کے بعد تینوں بزرگ جو منصف ہوں گے۔ اہل مجلس کے درمیان بلند آواز سے یوں کہیں گے۔

ہم تینوں اشخاص جو اسوقت منصف مقرر ہیں۔ خدائے تعالیٰ ذوالجلال اور قدوس اور عادل کی قسم کھا کر کہتے ہیں۔ اور اس کو حاضر ناظر جان کر کہتے ہیں۔ جس کے پاک نام کی جھوٹی قسم کھانا ملعون اور خبیث انسان کا کام ہے۔ کہ قاضی محمد یوسف احمدی نے جو مطالبات کئے ہیں۔ ان کے جواب صرف کلام اللہ سے مولوی ثناء اللہ صاحب یا فلاں مجیب نے صحیح اور نص صریح کے ساتھ دئے ہیں۔ . . . .

اور اگر ہم ایسا کہنے میں عمداً غلط بیانی یا طرفداری یا تعصب سے کام لیتے ہیں۔ تو خدائے ذوانتقام ہم کو ایک سال کے اندر اندر اس تاریخ سے اپنے عذاب اور غضب میں گرفتار کرے۔ جو آسمانی آفات سے ہو۔ اور زمینی مداخلت سے پاک ہو۔ اور اگر ہم ایک سال تک اس غضب اور عذاب کے مواخذہ سے ہر طرح نجات میں رہے۔ تو یہ ایک صد روپیہ مولوی ثناء اللہ صاحب یا جو مجیب ہے۔ اس کو دیا جاوے ٭

میں مبلغ ایک صد روپیہ اسی وقت میز پر رکھدونگا تاکہ وہ کسی بنک میں داخل کردیں۔ اور بعد انقضائے میعاد ایک سال اگر عذاب الٰہی سے محفوظ رہے۔ تو آپ کے حوالے کردیں۔ اور اگر گرفتار عذاب ہو گئے۔ تو ہم کو واپس کردیں ٭

اگر آپ کو یا کسی مجیب کو یہ فیصلہ اور شرائط منظور ہیں تو بہت جلدی اپنی اخبار میں اعلان کردیں تاکہ منصفوں کو مطلع کردیا جاوے کہ آیا وہ منصف ہونا چاہتے ہیں ان شرائط سے۔

چونکہ مجھکو کسی غیر احمدی یا غیر مبایع سے یہ توقع نہیں کہ وہ بغیر حلف مؤکد بعذاب منصف ہو سکے۔ پس ہماری طرف سے یہی جواب ہے۔ اور بس۔ والسلام

خاکسار قاضی محمد یوسف احمدی

سکرٹری انجمن احمدیہ پشاور

مولوی ابراہیم سیالکوٹی سے مباحثہ

اور اُسکے متعلق ایک مطالبہ کا جواب

مورخہ ۵۔ دسمبر کے اہلحدیث میں زیر عنوان "قادیانی مشن" مباحثہ چونڈہ کے متعلق جو خاکسار (حافظ جمال احمد) اور مولوی ابراہیم سیالکوٹی کے درمیان ہوا۔ بعض حاضرین مجلس مناظرہ کی طرف سے ایک مطالبہ شائع ہوا ہے۔ بعض حاضرین سے مراد مولوی ابراہیم اور ان کے طالب علم ہوں یا کوئی اور۔ خیر وہ لکھتے ہیں۔ افسوس! اخبار میں صرف تقریر شائع ہوئی۔ جو حافظ جمال احمد صاحب ..... نے پہلی مرتبہ بیان کی تھی۔ اور جو کچھ مولانا مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی نے اس کے جواب میں تقریر فرمائی تھی اور پھر اس کے جواب میں جو کچھ حافظ جمال احمد صاحب نے کہا۔ اور پھر اس کے جواب میں جو کچھ جناب مولوی صاحب ممدوح نے فرمایا۔ اس کو مطلقاً ذکر نہیں کیا۔ اور ظاہر ہے کہ مباحثہ باب مفاعلہ ہے۔ جو فریق ثانی کی تقریر و جواب بھی چاہتا ہے۔ لیکن جو کارروائی درج اخبار ہوئی ہے۔ وہ یکطرفہ ذکر ہوئی ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے ... ... ہم لوگ جو اس میں شامل تھے۔ اس مضمون کے نامکمل رہ جانے سے سخت تشویش میں ہیں۔ اور قادیانی مشن کی نسبت طرح طرح کے ظنون کر رہے ہیں ؎ معلوم ہوتا ہے۔ ان حاضرین مجلس نے یہ مطالبہ کسی مدہوشی کی حالت میں لکھا ہے۔ ورنہ ان کو صرف چھلانٹنے کی ضرورت نہ پڑتی۔ ایکطرف تو لکھتے ہیں کہ حافظ صاحب نے صرف اپنی پہلی تقریر اور مولوی صاحب کا جواب شائع کیا۔ اور پھر لکھتے ہیں کہ یہ یکطرفہ کارروائی ہے۔ اور باب مفاعلہ کے منشاء کے خلاف ہے۔ جب ایک حد تک فریقین کے کلام کا خلاصہ درج اخبار کردیا گیا۔ تو پھر یہ لکھنا کہ باب مفاعلہ فریق ثانی کی تقریر و جواب بھی چاہتا ہے۔ کسقدر لغو اور فضول ہے۔ اگر کہا جائے کہ ہماری اس تحریر کی یہ منشا نہیں کہ آپنے مولوی ابراہیم صاحب کی تقریر کا خلاصہ بھی لکھا ہے۔ بلکہ ہمارا مطلب یہ ہے۔ کہ آپ نے صرف اپنا ہی بیان لکھا ہے۔ مولوی صاحب کا نہیں لکھا۔ تو یہ سراسر غلط اور کذب صریح ہوگا۔ یکم نومبر کے الفضل صفحہ ۱۲ کو دیکھیں۔ اگر حاضرین مجلس یہ کہیں کہ لکھا تو ہے مگر تھوڑا۔ تو پھر کیا حاضرین مجلس کی آنکھیں الفضل کا وہ مضمون پڑھتے ہوئے دُھندلا گئی تھیں۔ انہوں نے یہ نہیں دیکھا۔ کہ میں نے تو اپنے مضمون کا بھی گلا دبایا ہوا ہے۔ مولوی ابراہیم صاحب کی بے سروپا باتوں سے اخبار کو کیوں سیاہ کرنے لگا تھا۔ اگر اس مباحثہ میں ان کا کوئی پہلو کامیابی کا ہوتا۔ تو پھر دیکھتے وہ کیا بات کا بتنگڑ بناتے ہیں۔ یا پھر مرض نسیان نے ان حاضرین پر ایسا غلبہ پایا ہے۔ کہ وہ سب سنا سنایا بھول بیٹھے ہیں۔ مگر انکے مطالبہ سے یہ عذر بھی قابل قبول نہیں ہو سکتا۔ پھر حاضرین مجلس نے اپنی تشویش کا اظہار کیا ہے۔ میری تقریر کے وقت تو سب حاضرین کے سر پر بٹنے بیٹھ گئے تھے۔ اور شاخصۃ ابصارھم کا قابل دید نظارہ تھا۔ ایسے غیر متحرک تھے۔ کہ گویا دم ہی نہیں اب بعد میں کیسے ان میں تحریک اور تشویش پیدا ہو گئی۔ ایسے متلون مزاج حاضرین کا کیا اعتبار۔ اگر ہم مولوی ابراہیم صاحب کی نامعقول باتوں کے لکھنے میں اپنا وقت ضائع کریں۔ اور اپنے قیمتی اخبار کے ورق اس سے سیاہ کریں۔ تو بھی وہ ان کے مرض کی دوا نہیں ہو سکتا۔ اور کولھو کا بیل اپنی جگہ پر ہی رہے گا۔ حاضرین مجلس تو خواہ مخواہ طول عمل کی مصیبت میں جا پڑے ان کو چاہیئے تھا کہ مولوی ابراہیم صاحب کو لکھتے کہ حضور آپنے جو مباحثہ میں دُرافشانی کی ہے۔ اسکو خود درج اخبار کرادیں۔ اور احمدی مبلغ نے جو امر خلاف واقعہ لکھا ہے۔ اس کا اظہار کردیں۔ تب حاضرین کو اپنے معتبر کی بات سے قرار آتا۔ اور شاید ہمیں بھی مجبوراً مولوی ابراہیم صاحب کی معقولیت کو بیان کرنا پڑتا۔ تعجب ہے۔ حاضرین مجلس کی بدحواسی کا اثر ایڈیٹر اہل حدیث پر بھی آ پڑا۔ اور امرام پور کی خواب میں احمدیوں کو الزام دینا شروع کردیا۔ کیوں نہو صحبت اور تعلق میں بھی اثر ہے۔ چاہے وہ تعلق کسی ہی رنگ میں ہو۔ ایڈیٹر اہل حدیث وہ معتبر حضرت ہیں کہ

جن سے ملسیاں ضلع جالندہر میں میرا مباحثہ ہوا۔ جبمیں آنجناب نے حضرت مرزا صاحب سے اپنے مباہلہ اور اسکے نتیجہ کا ذکر کیا۔ جواباً میں نے ۲۶- اپریل کے اہلحدیث کا حوالہ دیا۔ کہ مولوی ثناء اللہ نے حضرت مرزا صاحب کے طریق فیصلہ کو منظور نہیں کیا۔ بلکہ لکھا۔ کہ کوئی دانا اس کو قبول نہیں کر سکتا۔ اور اسی اخبار میں یہ بھی لکھا ہے کہ مُفسد۔ دغاباز۔ نافرمان لوگوں کو لمبی عمریں دیجاتی ہیں۔ جس کا جواب بھری مجلس میں مولوی ثناء اللہ نے یہ دیا۔ کہ ۲۶- اپریل کا تو میرا پرچہ ہی شائع نہیں ہوا اگرچہ وہ پرچہ میرے پاس موجود نہ تہا۔ مگر ان کے اس سفید جھوٹ کا جو علاج اسوقت میں نے کیا۔ اُنکی ندامت کے لئے ایک عقلمند کے نزدیک کافی تھا۔ اور مولوی صاحب فبهت الذی کفر ہو کر رہ گئے تھے کیوں صاحب؟ خلاف واقعہ کہنے والے ہم ہیں یا آپ؟ اور یہ بھی ضرور بتائیں کہ اتنی بھری مجلس میں ایسی حرکت کر تیوالا کون ہوتا ہے

خاکسار حافظ جمال احمدؐ - قادیان

تبلیغ ولایت

(جناب قاضی محمد عبد اللہ صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی کا بقیہ مضمون)

یورپ کے تمام ملکوں میں اسوقت تعلیم کا سوال درپیش ہے۔ کسی قوم کی ترقی کا دارو مدار ایک بڑی حد تک آنے والی نسلوں پر ہوتا ہے۔ اور آنے والی نسلوں کی کارگذاریاں سب اس کی ابتدائی تعلیم پر منحصر ہیں اس لئے ہمیں اس طرف بہت توجہ کرنی چاہیئے۔ دوسری بڑی مشکل ہمارے کام کرنے میں یہ ہے کہ بعض دجال صفت۔ مطلب پرستوں نے اسلام اور اس کے اُصول کا بہت بُرا خاکہ یورپین لوگوں کے سامنے پیش کیا ہوا ہے۔ جس سے ان کی دو غرضیں ہیں۔ اول یہ کہ اسلام کی بھونڈی صورت پیش کرنے سے اس کی طرف لوگ توجہ نہ کرینگے۔ ان کو معلوم ہے کہ صرف اسلام ہی ہے۔ جو ان کے مقابلہ میں میدان میں ہے اسی کا خطرہ ان کو لگا ہوا ہے۔ دوسری غرض یہ ہے کہ عیسائیت پھیلانے کے واسطے وہ کثرت سے روپیہ اسی صورت سے لے سکتے ہیں۔ کہ لوگوں کو بتائیں۔ کہ کتنی عظیم الشان ضرورت ہے۔ مثلاً مشہور کر رکھا ہے کہ ہم نعوذ باللہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پرستش کرتے ہیں۔ اور یہاں تک ہی نہیں۔ بلکہ ہندوؤں کے ساتھ سورج کی پرستش میں ہم کو ملا دیا ہے ہمارے خدا کے بہت بُرے اوصاف بتائے ہوئے ہیں۔ مثلاً وہ بڑا ہی سخت۔ تُند مزاج۔ جابر اور بے رحم ہے۔ جو سزا بغیر نہیں چھوڑ سکتا۔ حالانکہ قرآن شریف میں وسعت رحمتی علے کل شی۔ رحمٰن اور رحیم کے صفات خداتعالےٰ کے بار بار آتے ہیں۔ یہاں تک کہ ہر سورت رحمٰن اور رحیم سے شروع ہوتی ہے۔

تعجب ہے۔ کہ اسلام کے خدا کو باوجود کامل اور بے عیب اوصاف کے ایسا غلط پیش کرتے ہیں اور اسوقت انجیل کے خدا کو بھول جاتے ہیں۔ جس نے اپنے اکلوتے بیٹے کو چیختے پکارتے دشمن کے ہاتھ سے سولی دلا دیا۔ پھر بڑا اعتراض یہ ہے۔ کہ اسلام نے جنگوں میں سختی کی ہے۔ حال کی جنگ میں جو کچھ مہذب یورپ نے کیا ہے۔ الامان! معمولی سے شہر پر کس طرح سے ہزارہا آدمی ہلاک کئے جاتے رہے عورتوں بچوں کو بیدردی سے مارا گیا۔

پیرس میں جب لمبی توپ سے گولا برسایا گیا۔ تو کئی سو ایسے آدمی گرجوں میں مارے گئے۔ جو نماز پڑھ رہے تھے۔ اسی طرح سے لنڈن میں دشمن کے ہوائی جہاز بار بار حملہ کرتے اور بالعموم معصوم بچوں اور عورتوں کو بلاتمیز ریزہ ریزہ کرتے تھے لنڈن میں جب پہلا ہوائی حملہ ہوا۔ تو برٹش میوزیم کے قریب ایک بم گرا۔ اور اس سے سخت نقصان ہوا مگر اسلام نے جو کچھ کیا مدافعت کے لئے کیا۔ اور اسوقت کیا۔ جب بغیر اس کے چارہ کوئی نہ تہا۔ پھر یہ اعتراض ہے کہ اسلام کی تعلیم ہے کہ عورت میں رُوح نہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔ حالانکہ جو حقوق قرآن شریف نے عورت کو ..... خانگی اُمور میں۔ لین دین کے اختیارات ہیں۔ اخلاقی رُوحانی اُمور میں دیئے ہیں۔ وہ کہیں بائبل میں تو دکھلائیں۔ اگر ایسے حقوق ہوتے۔ تو سفرجٹ سودمنٹ یعنے عورتوں کے حقوق لینے کی سوسائیٹی کو کیوں ایسی سختی کرنی پڑتی کہ کئی دفعہ وزراء کے دفاتر کے شیشے توڑ دیتیں۔ کئی سالوں کی جدوجہد اور کش مکش کے بعد ایک سال ہوا۔ ان کو پارلیمنٹ میں بیٹھنے کا حق ملا تھا۔ مگر جنرل الیکشن میں ایک لیڈی بھی منتخب نہ ہوئی ہاں کل کی خبر ہے۔ کہ ایک لیڈی کا انتخاب ہوا ہے۔

ان اعتراضات کے جواب کے واسطے ضروری ہے کہ ہمارے ٹریکٹ اور رسالہ کثرت سے ان لوگوں میں تقسیم کئے جائیں جن سے ان پر حقیقت کھل جائے۔

(اس تمام مضمون کے دوران بعض حصص کی زبانی تصریح بھی فرماتے تھے۔ اور بعض نوٹ ہیں۔ جن کو آپ نے زبانی بیان کیا مگر وہ حصہ ہم نے چھوڑ دیا ہے)۔

وصایا کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا نہایت ضروری ارشاد

"وصیت کے متعلق میرے خیالات بہت سخت ہیں۔ میرے نزدیک وصیت مرض الموت کی درست نہیں کیونکہ اسوقت انسان خواہ کسی ایمان کا ہو۔ موت کو قریب سمجھکر مال کی قربانی کیلئے تیار ہوتا ہے دوم اس سے یہ نقص ہوتا ہے۔ کہ ایک شخص جو اڑھائی تین سو روپیہ تنخواہ پاتا رہتا ہے۔ اور دین کی خدمت سے غافل اور اس کی جائداد کوئی نہیں ہوتی۔ وہ ایسے وقت میں وصیت کر کے وصیت کے اصل مفہوم کے خلاف عملاً اُکے وصیت کنندوں میں داخل ہو جاتا ہے۔ سوم میرے نزدیک یہ بھی دیکھنا ضروری ہے کہ ایک شخص کا گذارہ اسکی جائداد پر ہے یا تنخواہ پر۔ اگر اصل جزٗ اس کی تنخواہ ہے تو اسپر وصیت ہونی چاہیئے۔ ورنہ ایک ہنسی بنجا دیگی۔ اسی طرح میرے نزدیک یہ دیکھنا بھی ضروری ہے کہ وہ شخص ظاہر طور پر کسی حکم شریعت کو توڑتا تو نہیں ظاہر کی شرط اسلیئے کہ دل کا علم خدا جانتا ہے۔ میرے نزدیک جو ... [illegible]

[illegible]

ابتلائے قرضہ اور اُس سے نجات

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے افراد خصوصیت سے آگاہ ہیں کہ سلسلہ کا خادم قدیم الحکم مشین پریس کے جاری کرنے کے باعث ایک بیش قرار زیرباری کا نشانہ ہوا اور اس زیرباری کا احساس حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کو اس قدر تھا۔ کہ آپ نے مسجد نور میں سالانہ جلسہ کی تقریب پر خود کھڑے ہو کر الحکم کے لئے ۶ ہزار کی اپیل کی۔ اور خود اس میں شریک ہونے کا اعلان فرمایا۔ قوم نے اس اپیل کا کیا جواب دیا۔ اور کہاں تک جواب دہ ہے۔ میری رائے میں وہ بدستور جواب دہ ہے۔

اور اس پر یہ دین اسلئے لازم ہے کہ اس کے امام نے اسکو کہا تھا۔ کہ اس کو پورا کرو۔ جس کو وہ واجب الاطاعت تسلیم کرتے ہیں۔ میں اس کا مطالبہ اپنا قوم سے کرتا رہوں گا جب تک وہ چھ ہزار پورا نہ کر دے۔ نہ اس لئے کہ ایک رقم مجھ کو ملتی ہے۔ بلکہ اس لئے کہ وہ اپنی تاریخ میں یہ بات نہ رہنے دے کہ اپنے امام کے ارشاد کو پورا نہیں کیا میں غریب تھا۔ غریب ہوں مگر دل خدا کے فضل سے تنگ نہیں۔ وہ وسیع ہے۔ والحمد للہ علی ذالک ؂

خدا تعالےٰ نے محض اپنے فضل سے اور محض رحم سے مجھ کو موقعہ دیا کہ میں یہ اعلان کر سکوں۔ کہ وہ وقت قریب ہے کہ الحکم ان تمام زیرباریوں سے نجات پا جاوے جنمیں وہ اسوقت تک مبتلا تھا۔ اگرچہ میں ان دیون کو جو اس کے ذمہ واجب الادا تھے یا ہیں۔ اپنی کتاب القرض میں بطور یادداشت لکھتا رہا ہوں۔ لیکن ممکن ہے۔ کہ بعض احباب کا کوئی مطالبہ مجھ پر ہو۔ اور وہ مجھے یاد نہ ہو۔ اسلئے میں اعلان کرتا ہوں۔ کہ اگر کسی بھائی کا کوئی قرض مجھ پر واجب ہے۔ تو اگر اخیر مارچ سنہ ۱۹۲۰ء تک ان کو نہ پہنچ جاوے تو وہ حضرت میرزا بشیر احمد صاحب کی خدمت میں میری تحریری دستاویز یا رقعہ بھیجدیں۔ انشاء اللہ العزیز اسکو ادا کر دیا جائیگا ؂

اس کے ساتھ ہی میں آج یہ بھی اعلان کرتا ہوں۔ کہ الحکم کا بقایا ہزاروں روپیہ اس کے اکثر خریداروں کے ذمہ ہے۔ میں اس بقایا کو مندرجہ ذیل مقامات کے خریداروں کے علاوہ اور ۱۸-۱۹۱۹ء کے بقایا کے علاوہ خدا کی رضا کے لئے معاف کرتا ہوں ؂

مقامات جہاں کے خریداروں کے نام بقایا قائم رہیگا

(۱) لاہور کے بقایا دار ؂

(۲) ریاست حیدرآباد دکن کے بقایا دار ؂

آخر میں میں یہ عرض کرتا ہوں۔ کہ الحکم سلسلہ کی ایک امانت ہے۔ اور سلسلہ کا ایک قدیم خادم ہے اس کو قائم رکھنا قوم کا فرض ہے۔ پس اس کے قائم رکھنے کے لئے ایک مستقل مدد اسکو دو۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بازو کہلا چکا ہے۔ اور زندہ مذہب کے ماننے والی زندہ قوم کے لئے وہ ماتم کا دن ہوگا جب وہ اس بازو کے قائم رکھنے کے قابل نہ ہو۔ خدا تمہارے ساتھ ہو ؂

خاکسار شیخ یعقوب علی۔ تراب احمدی

ضروری اعلان

دوستو! اپنی عاقبت کی فکر آپ زندگی میں چلتے پھرتے کر لو۔ اور قربانی کرو۔ ورنہ بعد از وقت قربانی معرض خطر میں ہے۔ ۳ - جنوری سنہ ۱۹۲۰ء کا واقعہ ہے۔ کہ ایک شخص جو ضلع گوجرات سے سالانہ جلسہ پر آیا ہوا تھا۔ بعارضہ نمونیا بیمار ہوا۔ اور چند یوم کی بیماری کے بعد وہ فوت ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو غریق رحمت کرے۔ آمین۔ مرحوم نے مرض الموت میں وفات سے دو یوم قبل وصیت کی۔ جو حضرت خلیفۃ المسیح کے حضور اس کے بیٹے اور دوستوں کی موجودگی میں بہشتی مقبرہ میں دفن کرنے کے لئے بغرض حصول اجازت پیش کی گئی۔ حضرت نے فرمایا۔ کہ جبکہ میں قبل ازیں اعلان کرا چکا ہوں۔ کہ مرض الموت کی وصیت قابل منظوری نہ ہوگی۔ تو میں اسے کس طرح بہشتی مقبرہ میں دفن کرنے کی اجازت دوں۔ اس کے بیٹے نے بہت کچھ عذر کیا۔ کہ مرحوم کو اعلان کی علم نہیں۔ مگر حضرت نے فرمایا۔ کہ یہ میرا قصور تو نہیں۔ لوگ کیوں علم حاصل کرنے کا فکر نہیں کرتے۔ یہ بھی فرمایا۔ کہ ہم مال جمع نہیں کرنا چاہتے۔ بلکہ اخلاص۔ تقویٰ اور طہارت دیکھنا چاہتے ہیں۔ اگر مال ہی جمع کرنا ہو۔ تو بہت جمع ہو سکتا ہے۔ وصیت مرض الموت میں اس لئے قابل قبول نہیں کہ آدمی کے ایسی حالت میں خدا سامنے آجاتا ہے۔ اور بڑے سے بڑا انسان بھی اس حالت میں اپنی نجات کے لئے اپنا سارا مال قربان کرنے کو تیار ہو جاتا ہے۔ اور متعلقین کا اُسے کوئی خیال تک نہیں آتا۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ وصایا کا معاملہ بالکل معمولی ہوتا جاتا ہے۔ اور مجاوروں کا سا نمونہ بن رہا ہے۔ اور لوگوں کے دلوں میں خیال ہوتا جاتا ہے کہ وصیت کر کے بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئے اور بہشت میں گئے جیسے لوگوں میں مشہور ہے کہ جو پاکپٹن میں دروازہ سے گذر گیا وہ بہشتی ہو گیا۔ اور اعمال کا ذکر وصیت کے ساتھ نہیں کیا جاتا حالانکہ حضرت مسیح موعود نے جہاں وصیت کے ذریعہ مال کی قربانی کا حکم دیا ہے۔ وہاں اعمال درست رکھنے کا بھی حکم دیا ہے۔ اور ساتھ کئی ایک قیود لگائی ہیں۔ کیا وہ بیفائدہ ہیں۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ جو شخص وصیت کر کے کچھ مال دیدے۔ اسے سہولت سے بہشتی مقبرہ میں جگہ دیجاتی ہے۔ اور نہیں دیکھا جاتا۔ کہ اسکے اعمال مطابق شرائط رسالہ الوصیت ہیں یا نہیں۔ ایسی صورتمیں اگر لاپرواہی سے کوئی شخص بہشتی مقبرہ میں دفن ہوا ہے تو اس کا بار گناہ اجازت دینے والے کی گردن پر ہے۔ اور وہ خدا کے سامنے جوابدہ ہے۔ ہر ایک موصی کے بارہ میں یہ دیکھنا بھی ضروری ہے کہ آیا وہ اعمال صالحہ بجالاتا رہا ہے۔ اور وہ احکام شریعت کی ہتک تو نہیں کرتا رہا۔ نماز پنجگانہ بجالاتا۔ روزہ رکھتا اور سود کلین دین سے بچتا رہا ہے یا نہیں۔ لہذا میں حکم دیتا ہوں۔ کہ آئندہ جو بھی میت آوے۔ اس کے بارہ میں مجھ سے دریافت کیا جاوے۔ اور میری اجازت کے بعد مقبرہ بہشتی میں دفن کیا جاوے ؂

لہذا میں اس اعلان کے ذریعہ آپ لوگوں کو مطلع کرتا ہوں کہ اس معاملہ میں بہت چوکس رہیں حضرت اولوالعزم ان معاملات دین میں مطلق کسی کی رو رعایت نہیں کرتے۔ والسلام

نیاز محمد اکمل۔ افسر بہشتی مقبرہ۔ قادیان ؂

ممالکِ غیر کی خبریں

قسطنطنیہ کا مستقبل پیرس - ۷ - جنوری - اخبار ماتن رقمطراز ہے کہ فرانس اور برطانیہ نے ٹرکی کے بعض حصوں پر اتحادی قبضے اور دردانیال کے بین الاقوامی انتظام کے متعلق سمجھوتہ کر لیا ہے۔ مگر قسطنطنیہ کے مستقبل کا ابھی تک کوئی فیصلہ نہیں ہوا ٭

بولشویک اور ایشیاء لنڈن ۸ - جنوری - اخبار ٹائمز کے نامہ نگار متعینہ طہران کے بیان کے مطابق گذشتہ مہینے ہی کہا ستو دسک پر قبضہ کر لیا تھا - اور اب توقع کی جاتی ہے کہ وہ آذر بائیجان کی تاتاری حکومت پر چھا جائینگے ٭

شام کے متعلق امیر فیصل کا فرانس سے سمجھوتہ پیرس - ۷ - جنوری - اخبار طان کو معلوم ہوا ہے کہ وہ خاص شرائط جن پر امیر فیصل اور فرانسیسی حکومت کے درمیان سمجھوتہ ہوا ہے حسب ذیل ہیں :-

امیر فیصل اس بات پر آمادہ ہے کہ فرانس تمام ملک شام کا نگران رہے - اور فرانس اس امر پر رضامند ہے کہ ایک عرب سلطنت قائم کیجائے جس میں دمشق - حمص اور حلب بھی شامل ہو - اس کا انتظام امیر فیصل فرانسیسی مشیروں اور انسپکٹروں کی مدد سے کرینگے - بکع کے علاقہ میں جس کا مطالبہ لبنان اور عرب حکومت نے بھی کیا ہے - پولیس کے انتظامات عارضی طور پر عرب جنڈارمری کے ماتحت ہونگے اور فرانسیسی فوجی انسپکٹر انہیں مدد دینگے - اس علاقے کی حد بندی بعد میں ہوگی - مگر غالباً لبنان کے دعاوی منظور کر لئے جائینگے ٭

امیر فیصل یہ منظور کرتا ہے کہ مالی اور اقتصادی امداد صرف فرانس سے حاصل کرے - اور وہ اس غرض سے شام کو چاہتے ہیں - کہ فرانس اور مسلمانان شام کے درمیان مصالحت کرا دیں ٭

بالشویکوں کی فتح لنڈن ۹ - جنوری - بالشویکوں نے دعویٰ کیا ہے کہ ہم ڈان کاسک کے دار السلطنت نووچرکاسک پر قابض ہوگئے ہیں ٭

مصر کی حالت لنڈن ۹ - جنوری - سوڈان کو روانہ ہونے سے پہلے قاہرہ میں لارڈ ایلنبی نے ایک ملاقات کے دوران میں کہا کہ مصر کی حالت بہتر ہے - اور تسلی بخش انتظامات ہو جانے کی امید ہے ٭

جرمنی کی ذمہ داریاں (لنڈن ۱۲ - جنوری) ۱۰ - جنوری کو صلحنامہ کی تصدیق سے جرمنی پر نہایت اہم اور فوری ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں - یعنی دس دن میں شلیسوگ کا انخلا - پندرہ دن میں مغربی پرشیا کا انخلا - ایک مہینے میں جرمن ملزموں کی حوالگی - دو مہینے میں قلعجات کا انہدام - تین ماہ میں فوج کی دو لاکھ تک تخفیف - اور چھ ماہ میں حسب معاہدہ جرمن بیڑے کی تخفیف ان تمام شرائط پر تصدیق صلحنامہ کی تاریخ سے عملدرآمد شروع ہو جائیگا ٭

جرمنی کی مشکلات برلن - ۷ - جنوری - دریا جم جانے کی وجہ سے کوئلہ کی کمی ہو گئی ہے اور گاڑیوں کی تعداد بھی گھٹ گئی ہے - اسوجہ سے برلن کے بیشمار کارخانے بند ہو گئے ہیں - آلو کا راشن ۲ پونڈ ہفتہ وار کر دیا گیا ہے ٭

لوگ زیادہ اجرتوں کے علاوہ سوویٹ نظام ترکیبی کا مطالبہ کر رہے ہیں ٭

ہندوستان کی خبریں

امرتسر میں پولیس کی گرفتاریاں چوری اور نقب کی وارداتوں کے سلسلے میں پولیس کے قریباً ۲۰ جوان جنمیں سے بعض سب انسپکٹر اور کئی ہیڈ کنسٹبل بھی ہیں - گرفتار کر لئے گئے ہیں - بیان کیا جاتا ہے کہ تلاشی پر کئی اشخاص کے مکانات سے خفیف تک کا مال برآمد ہوا ہے - گرفتار شدہ اشخاص میں امرتسر پولیس کے علاوہ بیرونی چوکیوں کے آدمی بھی ہیں - ان میں سے ایک سرکاری گواہ بن گیا ہے ٭

سلطان مسقط کی آمد - عنقریب سلطان مسقط حضور وائسرائے سے ملاقات کرنے کی غرض سے ہندوستان تشریف لائینگے ٭

لاہور میں محصول چنگی کا خاتمہ لاہور میونسپلٹی نے ۱۰ - جنوری کے اجلاس میں محصول چنگی منسوخ کر کے اس کی جگہ ٹرمنل ٹیکس عاید کرنے کی تجویز پاس کر دی ہے - جسکے متعلق جدید قواعد و ضوابط عنقریب شایع کئے جائینگے ٭

نارتھ ویسٹرن ریلوے کی سٹرائک (لاہور - ۱۱ - جنوری) ایسوسی ایٹڈ پریس کی خبر مظہر ہے کہ کل نارتھ ویسٹرن ریلوے کے اسٹاف نے سہارنپور ایک بڑا جلسہ کیا - جسمیں یہ طے پایا کہ حکام کے روبرو کچھ مطالبہ جات پیش کئے جائیں - مگر ان مطالبہ جات کو حکام نے کچھ رعایات دیتے ہوئے قطعی نامنظور کر دیا - اسٹاف نے ان رعایات کو قبول نہیں کیا - صورت حالات بدستور ہے - فی الحال نارتھ ویسٹرن ریلوے کا پوزیشن معتدل رہا - گاڑیاں اپنے اوقات معینہ پر چلتی رہیں - البتہ کچھ دیر ہوتی رہی - ایک ریلوے افسر نے تنخواہ میں اضافہ کے مطالبہ پر گفتگو کرتے ہوئے کہا - کہ عملے سے اچھا برتاؤ کیا گیا ہے - ممکن ہے کہ ایسے شاذ موقعہ ہوئے ہوں جن کا ہم کو علم نہیں - اور جنپر ہم نے تنخواہوں میں مناسب اضافہ نہ کیا ہو - مگر اگر ہمیں ان کا علم کرایا جائے تو ہم فوراً ہمدردانہ خیال کرینگے ٭

چیچک سے اموات (کلکتہ ۱۲ - جنوری) کلکتہ میں چیچک سے بہت اموات ہو رہی ہیں - گذشتہ ہفتہ میں بخلاف ہفتہ جات مختتمہ کے ۴۷ اور ۸۰ کے مقابلہ میں ۱۰۶ اموتیں ہوئیں - شہر کی کل ہفتہ وار تعداد اموات بخلاف ۹۵۵ کے ۸۲۹ تھیں ٭

ایک نہر کی تعمیر سارداکھا نہر کی تعمیر کیلئے صاحب وزیر ہند کی منظوری موصول ہو گئی ہے - اندازاً اسپر دو کروڑ پچاس ہزار روپیہ صرف ہوگا - امید کیجاتی ہے کہ اس سے تین لاکھ پینتالیس ہزار دو سو چھبیس ایکڑ زمین کی آبپاشی ہوگی اور بارہ لاکھ ستر ہزار سات سو چالیس روپے مالیانہ وصول ہوگا

(باہتمام شیخ محمد عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر الفضل کے لئے شایع ہوا)